https://farid.ps/articles/israel_attacks_qatar/ur.html

اسرائیل قطر پر حملہ کرتا ہے

9 ستمبر 2025 کے دوپہر کو، ایک سلسلہ وار دھماکوں نے قطر کے دارالحکومت دوحہ کو ہلا کر رکھ دیا، جس سے لیقطیفیہ-کٹارا ضلع کے اوپر سیاہ دھوئیں کے بادل بلند ہوئے۔ عینی شاہدین، تصاویر، اور رائٹرز کی موقع پر رپورٹنگ نے 9 ستمبر کو دوحہ میں متعدد دھماکوں کی تصدیق کی، جبکہ لیقطیفیہ پٹرول اسٹیشن کے قریب دھوئیں کے ستون بلند ہوئے، جو کہ رہائشی کمپلیکس کے ساتھ ملحق ہے جس کی حفاظت قطر کے امیری گارڈ کرتے ہیں۔ ایمرجنسی گاڑیاں فوری طور پر علاقے میں بھیجی گئیں۔ بہت سی پچھلی کارروائیوں کے برعکس جہاں اسرائیل نے تبصرہ کرنے سے انکار کیا، آئی ڈی ایف اور شین بیٹ نے چند گھنٹوں کے اندر بیانات جاری کیے جن میں دعویٰ کیا گیا کہ دوحہ میں حماس کی قیادت کے خلاف مشترکہ "صحیح حملہ" کیا گیا۔ اسرائیلی حکام نے اس حملے کو اکتوبر 2023 کی جنگ کے بعد حماس کے خلاف ایک وسیع تر مہم کے حصے کے طور پر پیش کیا۔

بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزیاں

9 ستمبر 2025 کو دوحہ پر حملہ صرف ایک فوجی عمل نہیں تھا؛ یہ بین الاقوامی قانونی نظام پر براہ راست حملہ اور اس نازک ڈھانچے پر تھا جو ریاستوں اور قوموں کو امن کے لیے مذاکرات کرنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ باب اقوام متحدہ کے چارٹر اور بین الاقوامی رواجی قانون کے تحت حملے کے قانونی پہلوؤں کا جائزہ لیتا ہے، اور پھر مستقبل کے ثالثی کے کوششوں، جنگ بندی کے مذاکرات، اور ان میزبان ممالک کی سلامتی کے لیے علامتی اور عملی نتائج پر غور کرتا ہے جو سفارتی جگہ فراہم کرتے ہیں۔

اقوام متحدہ کے چارٹر کا آرٹیکل 2(4) کسی بھی ریاست کی علاقائی سالمیت یا سیاسی آزادی کے خلاف طاقت کے استعمال پر پابندی لگاتا ہے۔ اسرائیل کا دوحہ میں حملہ، جو قطر کی رضامندی کے بغیر کیا گیا، اس پابندی کے تحت واضح طور پر آتا ہے۔ قطر اقوام متحدہ کا ایک خودمختار رکن ملک ہے؛ اس میں کوئی ابہام نہیں کہ اس کے علاقے پر قانونی طور پر حملہ نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ کوئی درست استثنیٰ موجود نہ ہو۔

ایک واحد تسلیم شدہ استثنیٰ آرٹیکل 51 کے تحت خود دفاعی ہے، جو اس وقت شروع ہوتا ہے جب کوئی ریاست "مسلح حملے" کا شکار ہو۔ اسرائیل نے غزہ اور لبنان میں حماس کے خلاف خود دفاعی کا دعویٰ کیا ہے؛ لیکن اس دلیل کو دوحہ میں قطر

لی حفاظت کے تحت مقیم حماس کے ارکان پر لاگو کرنا بہترین طور پر کمزور ہے۔

- قطر اسرائیل کے خلاف حملے شروع نہیں کر رہا تھا۔
- دوحہ میں حماس کے مذاکراتی نمائندے **سفارتی بات چیت** میں مصروف تھے، نہ کہ فعال لڑائی میں۔
- بعض اوقات سرحد پار دہشت گردی کے خلاف حملوں کو جواز دینے کے لیے حوالہ دی جانے والی "ناقابل یا ناخواہش" نظریہ **انتہائی متنازعہ** ہے اور اسے کبھی بھی قانونی طور پر قبول نہیں کیا گیا جب اس کا اطلاق ایک تعاون کرنے والی ریاست پر کیا جاتا ہے جو فعال طور پر سفارت کاری میں مصروف ہو۔

مختصراً، اسرائیل کا قطر میں عمل خود دفاعی کے طور پر معقول طور پر دفاع نہیں کیا جا سکتا۔ یہ **چارٹر کی خلاف ورزی میں طاقت کا استعمال** ہے، جو جنرل اسمبلی کے قرارداد 3314 کے تحت **جارحیت کے عمل** کے مترادف ہے۔

رومی قانون سے لے کر ویانا کنونشنز تک، **سفارت کاروں کی غیر قابل تسخیر حیثیت** سفارت کاری کا ایک بنیادی اصول رہا ہے۔ مذاکراتی، حتیٰ کہ دشمنوں کو، محفوظ راستہ اور تحفظ کی ضمانت دی جاتی ہے۔ عالمی عدالت انصاف نے اس اصول کو بارہا زور دیا ہے، خاص طور پر **تہران یرغمال کیس** میں، جہاں اس نے سفارت کاروں کی غیر قابل تسخیر حیثیت کو بین الاقوامی ترتیب کا ایک سنگ بنیاد قرار دیا۔

اگرچہ حماس ایک تسلیم شدہ ریاست نہیں ہے، اس کے مذاکراتی نمائندوں کو قطر نے **باضابطہ طور پر مدعو کیا تھا** جنگ بندی کے مذاکرات کے لیے۔ ان کی میزبانی کر کے، قطر نے **محفوظ راستہ کی ضمانتیں** دیں، اور عالمی برادری نے انہیں **فعال امن سفارت کاروں** کے طور پر سمجھا—جیسے دوحہ میں طالبان مذاکراتی یا ہوانا میں فارک کے سفارت کاروں کی طرح۔ اس لیے، انہیں نشانہ بنانا نہ صرف قطر کی خود مختاری کی خلاف ورزی تھی، بلکہ **مذاکراتی غیر قابل تسخیر حیثیت کے حفاظتی پردے کو بھی توڑ دیا**۔

یہ حملہ خود قطر کے لیے ایک **شدید توہین** ہے:

- اس کے **دارالحکومت** پر حملہ، جو شہریوں کو خطرے میں ڈالتا ہے۔
- اس کی رضامندی کے بغیر کیا گیا، جو اس کے **علاقائی سالمیت کے حق** کو کمزور کرتا ہے۔
- اس کے **غیر جانبدار ثالث** کے کردار کو براہ راست سبوتاژ کیا، جو بین الاقوامی عمل میں امن کے لیے ایک شراکت کے طور پر راسخ ہے۔

بین الاقوامی قانون کے تحت، قطر کو اس حملے کو ایک **مسلح حملہ** کے طور پر بیان کرنے کا حق ہے، جو اسے آرٹیکل 51 کے تحت خود دفاعی کا دعویٰ کرنے اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور عالمی عدالت انصاف کے سامنے ازالہ مانگنے کے قابل بناتا ہے۔

سفارت کاری پر ٹھنڈا اثر

اس حملے کا علامتی پیغام تباہ کن ہے: **کوئی بھی ملک جو امن مذاکرات کی میزبانی کرتا ہے وہ میدان جنگ میں تبدیل ہو سکتا ہے۔** اگر مذاکراتی اپنے ہوٹل کے کمروں یا سفارتی رہائش گاہوں میں نشانہ بن سکتے ہیں، تو:

- **میزبان ریاستیں** ثالثی کے لیے اپنی سرزمین پیش کرنے میں ہچکچائیں گی۔
- **مذاکراتی** قتل کے خوف سے سفر کرنے سے انکار کر سکتے ہیں۔
- **سفارتی ثالث** (جیسے اقوام متحدہ، قطر، مصر، یا ناروے) بطور ضامن سیکورٹی اپنی ساکھ کھو سکتے ہیں۔

دوحہ حملے نے **جنگ کے میدان اور شہری دارالحکومت** کے درمیان کی لکیر کو دھندلا کر دیا۔ ایک **رہائشی کمپلیکس**، ایک **پٹرول اسٹیشن**، اور آس پاس کے شہری محلے ایک غیر ملکی فوجی آپریشن کی وجہ سے خطرے میں پڑ گئے۔ یہ **تمیز کے اصول** کو کمزور کرتا ہے، جو بین الاقوامی انسانی قانون کا ایک ستون ہے، اور دیگر میزبان ممالک کو خبردار کرتا ہے کہ ان کی **شہری بنیادی ڈھانچہ محض امن سازی میں مشغول ہونے کی وجہ سے ضمنی نقصان بن سکتا ہے۔**

ثالث **اعتماد اور غیر جانبداری** پر پروان چڑھتے ہیں۔ دوحہ پر حملہ کر کے، اسرائیل نے بالواسطہ طور پر قطر کو—جو اسرائیل اور حماس کے درمیان طویل عرصے سے ثالث ہے—ایک غیر محفوظ مقام کے طور پر بدنام کیا۔ اس کا اثر قطر کی ثالثی کو غیر قانونی بنانا اور دیگر ممالک کو اسی طرح کی خدمات پیش کرنے سے روکنا ہے۔ ٹھنڈا اثر فوری طور پر محسوس ہوتا ہے: تنازعات کے فریقین یہ حساب لگا سکتے ہیں کہ **اب امن مذاکرات کی میزبانی کرنا آپ کے دارالحکومت پر ایک ہدف بناتا ہے۔**

یہ خلاف ورزی قطر سے آگے جاتی ہے۔ یہ دنیا کو اشارہ دیتی ہے کہ:

- **امن مذاکرات جائز ہدف ہیں۔**
- **سفارتی تحفظات قابل استعمال ہیں۔**
- **غیر جانبدار ریاستیں سیکورٹی کی ضمانت نہیں دے سکتیں۔**

ایسا نظیر **تنازعات کا پرامن حل** کو کمزور کرتا ہے جو اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 33 کے ذریعے لازمی کیا گیا ہے اور بین الاقوامی تنازعات کے حل کی پہلے سے ہی نازک بنیادی ڈھانچہ کو کمزور کرتا ہے۔

اسرائیل ایک بدمعاش اور دہشت گرد ریاست کے طور پر

ایک خودمختار اقوام متحدہ کے رکن ملک کے دارالحکومت پر بغیر کسی جواز کے حملہ کر کے، اسرائیل نے دکھایا کہ وہ **بین الاقوامی ترتیب کے سب سے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی** کرنے کے لیے تیار ہے۔ یہ رویہ الگ تھلگ نہیں ہے: یہ سرحد پار قتل، ہدفی قتل، اور میزبان ریاست کی خودمختاری کے لیے بے توجہی کے ایک وسیع تر نمونہ کی پیروی کرتا ہے۔

ایک **بدمعاش ریاست** نہ صرف نظریے سے بلکہ **بین الاقوامی اصولوں کی مسلسل نافرمانی** سے تعریف کی جاتی ہے:

- قانونی جواز کے بغیر طاقت کا استعمال۔
- سلامتی کونسل کی قراردادوں کی نافرمانی۔
- قانونی حدود سے باہر توسیعی یا سرحد پار آپریشنز۔ تمام پہلوؤں سے، اسرائیل کا دوحہ پر حملہ اس تفصیل سے مطابقت رکھتا ہے۔

ایک رہائشی علاقے میں امن مذاکراتیوں کو نشانہ بنانا دہشت گردی کی خصوصیات رکھتا ہے:

- سیاسی مقاصد کے لیے **تشدد کا استعمال**۔
- **شہریوں کو خطرے میں ڈالنا**۔
- نہ صرف حماس بلکہ قطر اور وسیع تر عالمی برادری کے لیے **دھمکی آمیز پیغام**۔ اس لحاظ سے، اسرائیل نے ایک ذمہ دار ریاست کے طور پر نہیں بلکہ **ریاستی طاقت استعمال کرنے والی ایک دہشت گرد ہستی** کے طور پر عمل کیا۔

قطر کا جواب

ایک ریاست کا بنیادی فرض اپنے **شہریوں کی حفاظت** اور اپنے **علاقے کی سالمیت** کو یقینی بنانا ہے۔ اسرائیل کے حملے نے دونوں کو خطرے میں ڈال دیا۔

قطر کی وزارت خارجہ نے اس واقعے کی "**بزدلانہ مجرمانہ حملہ**" کے طور پر مذمت کی، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ حملہ **حماس کے مذاکراتیوں کی میزبانی کرنے والی رہائشی عمارتوں** کو نشانہ بنایا۔ دوحہ نے اسے **بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی** اور **قطر کی خودمختاری کی خلاف ورزی** کے طور پر مذمت کی۔ حکومت نے "اعلیٰ سطح پر" فوری تحقیقات کا اعلان کیا۔

قطر کا امریکہ کے اتحادی کے طور پر منفرد فائدہ

قطر مشرق وسطیٰ میں سب سے بڑی امریکی فوجی تنصیب **العدید ایئربیس** کی میزبانی کرتا ہے اور اسے **غیر نیٹو کا بڑا اتحادی** نامزد کیا گیا ہے۔ واشنگٹن خطے میں **طاقت کی پیشکش، لاجسٹکس، اور ثالثی** کے لیے قطر پر انحصار کرتا ہے۔

امریکہ نے تاریخی طور پر اپنے **ویٹو کے اختیار** کا استعمال کرتے ہوئے سلامتی کونسل کی قراردادوں کو روکا ہے جو اسرائیل کی تنقید کرتی ہیں۔ اس سفارتی ڈھال نے اسرائیل کو نسبتاً سزا سے بچنے کے قابل بنایا ہے۔ تاہم، قطر اب اس دلیل کے ساتھ اعتبار رکھتا ہے کہ **امریکہ کی اسرائیل کی مسلسل حمایت قطر کی اپنی خودمختاری اور سلامتی کو کمزور کرتی ہے۔**

- **امریکی سفارت خانے کو نکالنا:** اگر امریکہ اسرائیل کی حمایت جاری رکھتا ہے تو ایک انتہائی لیکن قانونی سفارتی اقدام۔
- **امریکی اڈے پر نظرثانی:** اگر اڈے کو قطر کی حفاظت میں ناکام یا اسرائیلی کارروائیوں کو خاموشی سے ممکن بنانے والا سمجھا جاتا ہے تو میزبان ملک کے معاہدوں کو معطل یا ختم کرنا۔
- **آرٹیکل 51 خوددفاعی:** قطر کو قانونی طور پر یہ حق ہے کہ وہ اس حملے کو ایک **مسلح حملہ** سمجھے اور متناسب طور پر جواب دے—چاہے فوجی اقدامات، سائبر آپریشنز، یا باہمی سفارتی/اقتصادی اقدامات کے ذریعے۔

نتیجہ

اسرائیل کا دوحہ پر حملہ ایک **ریاستی دہشت گردی اور بدمعاشی کا عمل** تھا، جو اقوام متحدہ کے چارٹر اور خودمختاری کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کرتا تھا۔ قطر، جو ایک منفرد طور پر امریکہ کے اتحادی اور اہم امریکی افواج کے میزبان کے طور پر پوزیشن میں ہے، اب ایک گہرے فیصلے کا سامنا کر رہا ہے: یا تو سلامتی کونسل میں امریکہ کی اسرائیل کی مسلسل حمایت کو قبول کرے یا تبدیلی کا مطالبہ کر کے اپنی خودمختاری کا دعویٰ کرے۔ اگر واشنگٹن انکار کرتا ہے، تو قطر کو نہ صرف **قانونی حق** ہے بلکہ اپنے شہریوں کے لیے **اخلاقی فرض** بھی ہے کہ وہ سخت اقدامات اٹھائے—**امریکی سفارتی اور فوجی اثاثوں کو نکالنے** سے لے

کر آرٹیکل 51 خود دفاعی کا استعمال تک۔ یہ انتخاب نہ صرف قطر کی خارجہ پالیسی بلکہ خود بین الاقوامی قانون کی ساکھ کو بھی متعین کرے گا۔